خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 38 | بدھ 24 رمضان ۔1416ھ، 14 تبلیغ 1375ھش، 14 ۔ فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب ہونے کیلئے حقیقی نیکی کو اختیار کرنا ضروری ہے

جب تک عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو (۔) دنیوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ (اللہ ان سے راضی ہو گیا) کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی عجیب حالت ہے کہ اگر کہیں سانپ نکلے تو اس سے دہشت کھاتا ہے اور جس اندر کی بابت اسے گمان ہو کہ یہاں سانپ ہے وہاں جاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ لیکن ہزاروں تجارب موت فوت کے اس کے سامنے ہیں اور پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتا، ورنہ ایک موت ہی کا واعظ اس کی اصلاح کے لئے کافی تھا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 311)

اللہ تعالیٰ مخفی ہے۔ مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 384)

ہمیں دعا میں اپنا وقت گزارنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

شیطان کے ہزاروں وساوس ہیں جو ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعض کو ہم پہچان لیتے ہیں اور دعاؤں کے ذریعہ انہیں اپنے دل سے نکال دیتے ہیں اور بعض ہمارے علم میں بھی نہیں آتے شیطان خفیہ طور پر ہمارے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم اس حالت میں میرے پاس آئے ہو کہ نہ تو تمہاری دعائیں کامل اور مکمل اور رخنہ کے بغیر ہیں۔ اور نہ تمہارے اعمال کمزوریوں اور فساد کے بغیر ہیں۔ لیکن چونکہ تم مجھ پر یقین رکھتے رہے ہو۔ اس لئے میں اس یقین کے صدقے اور اپنی قوتوں کے طفیل اور اپنی رحمت کی وجہ سے جس کے عام ہونے کا میں نے (کلام الٰہی) میں اعلان کیا ہوا ہے۔ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں میں اس زندگی میں بھی تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازتا رہوں گا۔ اور تمہارا انجام بخیر کروں گا۔ اور اخروی زندگی میں بھی تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازوں گا۔ اور تم ابدالآباد تک میری رحمتوں اور رضا کو حاصل کرتے رہو گے۔ غرض اپنے لئے بھی دعا کرنی ضروری ہے کام چھوٹا ہو یا بڑا ہمیں اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا میں اپنا وقت گزارنا چاہئے۔ اس پر نہ کوئی پیسہ خرچ آتا ہے۔ اور نہ کوئی تکلیف تمہیں اٹھانی پڑتی ہے۔ نہ کوئی صعوبت برداشت کرنی پڑتی ہے مفت کا سودا ہے آسان راہ ہے۔ جو خدا نے ہمارے لئے کھولی ہے اگر ہم اس آسان راہ سے بھی فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو ہمارے جیسا بدبخت کوئی نہیں ہو گا۔ پھر اپنوں کے متعلق مثلاً اپنے بچے ہیں۔ اپنے خاوند ہیں اپنے باپ دادا اور دوسرے بزرگ رشتہ دار ہیں۔ اپنے ہمسائے ہیں۔ اپنے محلہ والے ہیں اپنے قصبہ اور شہر والے ہیں۔ یا گاؤں والے ہیں۔ اپنے ملک میں بسنے والے ہیں اپنی دنیا میں رہائش پذیر ہونے والے ہیں۔ اپنی دنیا سے تعلق قائم کرکے اس دنیا سے جدا ہونے والے یا اپنی دنیا سے آئندہ تعلق قائم کرنے والے ہیں۔ آدم سے لے کر اب تک جو بنی آدم پیدا ہوئے اور جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ سب کو اپنی دعا کی سخاوت میں شامل کرو تا جب اللہ تعالیٰ سخاوت پر آوے تو وہ سب حدود کو توڑتا ہوا ہم سے رحمت کا سلوک کرنے والا ہو۔ پس دعاؤں میں خود کو بھی، اپنوں کو بھی اور جو ابھی اپنے نہیں ہوئے انہیں بھی یاد

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف لندن حال دار الصدر غربی حلقہ قمر ابن حضرت مرزا برکت علی صاحب قادیانی (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) مورخہ 10۔ فروری 96ء بعارضہ ہارٹ اٹیک اس دار فانی سے بعمر 81 سال رحلت فرما گئے۔ آپ نے بچپن اور آغاز جوانی کا زمانہ قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزارا۔ اور مدرسہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ 63ء میں لندن میں لوکل گورنمنٹ کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے۔ تقسیم ہند سے قبل کے زمانے میں آپ کبڈی کے نامور کھلاڑی تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ نے وقف کیا اور لندن اور برمنگھم میں بطور مربی خدمات بجالانے کی سعادت پائی۔

11۔ فروری 96ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد ظہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور اسی روز بعد مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کے ایک داماد مکرم مرزا مبارک محمود صاحب .C.I لاہور میں ہیں۔ اور ایک داماد مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب امیر جماعت لندن شہر ہیں۔ جو لندن سے تدفین سے قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔ باقی تین بیٹیاں کینیڈا میں ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم مطیع اللہ محمود صاحب مقیم کینیڈا ابن مکرم انعام اللہ اختر صاحب کو 9۔ جنوری 96ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام اجالا رکھا گیا ہے۔

نومولودہ مکرم طفیل محمد صاحب کی پڑپوتی اور مکرم عبد الرحمان صاحب سابق امیر جماعت ضلع ملتان کی پڑنواسی ہے۔ اسی طرح مکرم اعجاز احمد چودھری لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

14- تبلیغ 1375 ھش — 14 - فروری 1996ء

چھوٹے بڑے گناہ

اگرچہ عام طور پر گناہوں کو چھوٹے اور بڑے گناہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گناہ کی ایک اکائی کو اگر دوسرے گناہ کی اکائی سے مقابلہ کیا جائے تو پھر تو اس بات کی سمجھ آ سکتی ہے کہ یہ گناہ چھوٹا ہے اور وہ گناہ بڑا ہے۔ مثلاً کسی نے ایک معمولی سا جھوٹ بولا تو ہم نے سمجھ لیا کہ یہ چھوٹا گناہ ہے اور کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو یہ بہت بڑا گناہ ہو گیا۔ یا عادات ہی کو لیجئے۔ ایسی عادات جن کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ غلط تو ہیں لیکن غلطی معمولی ہے۔ یا بہت بڑی ہے لیکن دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب انسان چھوٹے چھوٹے گناہوں کو بار بار کرے اور یہ گناہ اس کا پیچھا ہی نہ چھوڑیں تو یقیناً یہ چھوٹے گناہ اکائی کے لحاظ سے تو چھوٹے ہوں گے لیکن اپنی مجموعی کیفیت میں بڑے گناہ سے بھی کمتر نہ ہوں گے۔ جھوٹ کی عادت پڑ جائے ہر بات میں جھوٹ بولے۔ تو یقیناً کئی گناہ ایسے ہیں کہ بڑے ہیں اور انسان کبھی کبھی ان کا مرتکب ہوتا ہے یہ عادت اسے زیادہ بڑا گناہ گار ثابت کرے گی۔ جسمانی بیماری ہی کو لیجئے۔ خاصا زیادہ بیمار ہو جائے اور اس کا علاج کر لیا جائے تو بیماری رفع ہو جاتی ہے۔ کوئی ہلکی سی بیماری ہو اور چلتی ہی رہے اور عام طور پر انسان اس بیماری میں مبتلا رہے تو ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ اس کا علاج یا تو آسانی سے ہو نہیں سکتا یا ناممکن بھی ہو جاتا ہے۔

پس صرف بڑی بیماری سے بچنے کی ہی ضرورت نہیں چھوٹی بیماری سے بھی بچنا ضروری ہے۔ اور چھوٹی بیماری سے اس طرح بچنا ضروری ہے کہ اس میں بار بار انسان مبتلا نہ ہو جائے۔ ورنہ جان کو خطرہ ہو گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی۔ اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے۔ بیمار اچھا نہیں ہوتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

گویا کہ ایک تو ہمیں جس طرح ہر بیماری کے علاج کی ضرورت ہے ہر گناہ کو دور کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اس سے پرہیز لازم ہے اور دوسرے اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ چھوٹا سا بھی گناہ ہو تو اس کے بار بار ارتکاب سے وہی گناہ بڑے گناہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بڑے بڑے گناہ تو عام طور پر کم ہی سرزد ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گناہ ہی انسان کو بڑے گناہوں کے ارتکاب کے برابر بنا دیتے ہیں۔ پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق ہمیں ہر چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بچنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ پھیل نہ جائے ہماری زندگی کو اس طرح نہ لاحق ہو جائے کہ ہم اس سے پیچھا نہ چھڑا سکیں۔ اور اگرچہ ہم کسی بڑے گناہ کے مرتکب تو نہ ہوں لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ بھی ایسے ہو جائیں کہ جو بڑے گناہوں کے نتیجہ کے حامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم جسمانی طور پر بھی اپنی بیماریوں کے علاج سے غافل نہ رہیں اور روحانی طور پر بھی ہر قسم کے گناہ سے پرہیز کریں۔ اور خاص طور پر گناہ کے تسلسل سے۔ چاہے وہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ ہم اس کو شروع ہی میں دبانے کی کوشش کریں اور اس سے پیچھا چھڑا لیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

O

مری جبیں میں کوئی بے سبب غرور سہی
اگر تو فرض ہے، سجدہ ترے حضور سہی

ترے خیال سے زندہ مری محبت ہے
ترا وجود مری دسترس سے دور سہی

میں تیرا حُسن الگ سے تلاش کرتا ہوں
جمالِ لالہ و گُل بھی ترا ظہور سہی

ترا گریز، تری خامشی سزا ٹھہری
سوال پوچھتے رہنا مرا قصور سہی

تمہارے وصل کے درشن کا حوصلہ ہے مجھے
تمہارا عکس مری عاشقی کا طُور سہی

مرے وجود کی تاریکیاں نہ توڑ سکا
یہ شاعری کا ہنر، آگہی کا نور سہی

خزاں رسیدہ شجر کہہ رہا ہے چڑیوں سے
مجھے تو تم ہی بہت ہو بہار دور سہی

آصف محمود باسط

حرفِ غلط کی طرح لکھا اور مٹا دیا
اُس شخص نے کسی کو نہ گھر کا پتہ دیا
اِس کو اَنا کہیں کہ کہیں عجز و انکسار
جو سَر بلند تھا اسے خود ہی جُھکا دیا

ابوالاقبال

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے اس کا معیار (کلام الٰہی) ہے اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (-) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

یک زمانے زندگی بے روئے یار
مے کند بروے پریشاں روزگار

یار کے بغیر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس پر زندگانی کو تلخ کر دیتا ہے۔

باز چوں بیند جمال و روئے او!
مے دود چوں بے حواسے سوئے او

پھر جب وہ اس کا حسن کا چہرہ دیکھتا ہے تو بے حواسوں کی طرح اس کی طرف دوڑتا ہے

مے زند در دامنش دست از جنوں
کز فراقت شد دلم اے یار خوں

اور یہ کہہ کر دیوانہ وار اس کے دامن کو پکڑ لیتا ہے کہ اے دوست میرا دل تیری جدائی میں خون ہو گیا

اینچنیں صدق ار بود اندر دلے
گل بجوید جائے ہمچوں بلبلے

اگر ایسا صدق کسی کے دل میں ہو تو وہ بلبل کی طرح پھول کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے

گر تو افتی با دو صد درد و نفیر
کس ہے خیزد کہ گردد دستگیر

اگر تو دو سو چیخوں اور آہوں کے ساتھ گر پڑے تو پھر ضرور کوئی مدد کے لئے کھڑا ہوتا ہے

تافتن رو از خورِ تاباں کہ من
خود برارم روشنی از خویشتن

اور یہ خیال کر کے روشن سورج سے منہ پھیر لینا کہ میں اپنے اندر سے آپ ہی روشنی پیدا کر لوں گا

ایں ہمیں آثارِ ناکامی بود!
بیخ شقوت نخوت و خامی بود

یہی تو نامرادی کے آثار ہوا کرتے ہیں۔ بد بختی کی جڑ تکبر اور خامی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعا میں آپ کے لئے) ان اشعار میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کہ انسان اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ کی یاد کے بغیر ایک لمحہ زندگی گزارنا بھی اپنے لئے تلخی کا باعث سمجھتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنے محبوب کا چہرہ دیکھ لیتا ہے تو وہ نہایت محبت کے ساتھ اس کی طرف دوڑتا ہے اور اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میرا دل تیری جدائی میں خون ہو گیا۔ اور میں تیرے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتا حضرت صاحب ایک تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے دل میں صدق و صفا ہو تو وہ بلبل کی طرح پھول کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے یعنی خدا کے ساتھ گویا کہ چمٹ جاتا ہے۔ اور خدا کو اپنا سب کچھ سمجھ کر اسی کا ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے آستانے پر گر پڑے اور اس سے دعا کرے تو اس کی ہر جائز مدد کی جاتی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اسے کس چیز کی ضرورت ہے اور کس حد تک اس لئے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے تو وہ اس کی مدد کے لئے آموجود ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سورج سے اس لئے منہ پھیر لے کہ میرے اندر روشنی موجود ہے تو وہ یقیناً غلطی پر ہو گا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انسان سورج سے منہ پھیر کر اپنے اندر کی روشنی سے ماحول کو روشن کر دے۔ کیونکہ دراصل سورج ہی کی روشنی ماحول کو روشن کرتی ہے۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ سے منہ پھیر کر سمجھے کہ میں اپنی ضروریات از خود پوری کر سکتا ہوں اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہوں تو یہ اس کی غلطی ہے۔ دراصل یہ بات اس کی ناکامی کے آثار پیدا کرتی ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شخص کتنا بد قسمت ہے اور اس کی یہ بد قسمتی اس کے تکبر کی وجہ سے ہے اور یہ ایسی خامی ہے کہ جس کا اگر خدا تعالیٰ ازالہ نہ کر دے تو انسان کو تباہ کر سکتی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

مجھے خدا تعالیٰ نے ایسی عادت ڈالی ہے۔ کہ مجھے بچپن میں بھی مطالعہ کا شوق تھا۔ بچپن سے میری مراد حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی وفات کے بعد کا زمانہ ہے۔ میری صحت اس عادت کی وجہ سے اس قدر کمزور ہو گئی تھی۔ کہ ایک دن حضرت امام جماعت احمدیہ اول نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے اس کے متعلق مشورہ کیا اور مجھ سے فرمایا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ کم سے کم سات گھنٹے ان کو متواتر سونا چاہئے ورنہ صحت خراب ہو جائے گی۔ اور پھر سخت تاکید کی کہ سات گھنٹے متواتر سویا کرو۔ ورنہ صحت زیادہ بگڑ جائے گی۔ اور فرمایا یاد رکھو جو طبیب کا حکم نہ مانے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ تم اس حکم کی پابندی کرو۔ مگر باوجود اس کے سوائے سخت بیماری کے ایام کی میری نیند ساڑھے چار گھنٹہ سے چھ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اب اعصابی کمزوری اس قدر بڑھ گئی ہے کہ جو لوگ میرے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ سورتیں جو میں روزانہ پڑھتا ہوں بعض اوقات وہ بھی بھول جاتا ہوں۔ اور نظر اس قدر کمزور ہو گئی ہے کہ بعض اوقات آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ لیکن باوجود صحت کی یہ حالت ہونے کے میں دن رات اس طرح کام کرتا ہوں جو میں نے بتایا ہے۔ اور چونکہ اس قسم کے خیالات دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کا ازالہ ضروری سمجھا ہے۔ یہی دیکھ لو جو دوست جلسہ پر آتے ہیں وہ تو سمجھتے ہوں گے کہ میں نے دو دن لیکچر دیا تو یہ کون سا بڑا کام ہے مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اس لیکچر کے لئے مجھے کس قدر مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ جو مسئلہ میں بیان کرتا ہوں اس کے متعلق مذاہب کے لوگوں کے خیالات معلوم کرنے کے لئے مجھے بہت کچھ ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ یہی لیکچر جو میں آج دینا چاہتا ہوں کہ اس کی تیاری کے لئے میں نے کم از کم بارہ سو صفحے پڑھے ہوں گے۔ ان میں سے میں نے بہت ہی کم کوئی بات بطور سند کے لی ہے۔ اور یہ صفحات میں نے محض خیالات کا موازنہ کرنے کے لئے پڑھے ہیں۔ یہ درست ہے کہ میرے دماغ میں جو باتیں آتی ہیں محض خدا کے فضل سے آتی ہیں۔ مگر خدا کے فضل کے جاذب بھی ہونے چاہئیں۔ اور اس کے لئے فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مراقبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس یہ لیکچر ایک دن کی تقریر نہیں ہوتی بلکہ لمبے غور، لمبے فکر اور لمبے مطالعہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پھر جلسہ کی تقریریں یونہی چھپ نہیں جاتیں۔ تقریریں لکھنے والا ساری تقریریں مکمل طور پر نہیں لکھ سکتا۔ اسے صاف کر کے لکھنے میں مہینہ کے قریب عرصہ لگ جاتا ہے اور پھر مجھے اس کی لکھی ہوئی تقریروں کی اصلاح کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ جس ترتیب سے مضمون بیان کیا جاتا ہے وہی قائم رہے۔

(منہاج الطالبین)

ابن العطاء

میرا کالم

انگریز برصغیر پر حکومت کر رہا تھا تو کہا جاتا تھا کہ برصغیر انگریزوں کا غلام ہے۔ اور اس غلامی کو جلد از جلد دور کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ کئی تحریکیں اٹھیں اور انگریز حاکموں کی مخالفت میں برسر پیکار ہو گئیں اور آخر انگریزوں کو برصغیر سے جانا پڑا۔ جب وہ چلے گئے اور لوگوں نے دیکھا کہ بھارت اور پاکستان میں حکمران کیا کچھ کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہنا شروع کیا یہ آزادی انگریزوں کی غلامی سے نہ صرف یہ کہ بہتر نہیں ہے بلکہ یہ بدتر ہے۔ قدم قدم پر انہیں مشکلات پیش آتی تھیں اور وہ ان سب مشکلات کا منبع حکومت کو بناتے تھے یا حالات کو۔ اگرچہ بہت سے لوگوں نے سکھ کا سانس بھی لیا لیکن دانش وروں کے حلقہ میں یہ بات زیر بحث آنے لگی کہ غلامی اور آزادی میں کیا فرق ہے۔ کیا کسی آزاد ملک میں کسی شخص کے ساتھ وہ حالات پیش نہیں آسکتے جو کسی کی غلامی میں پیش آسکتے ہیں۔ بعض ایسے بڑے بڑے لوگوں نے جو اپنے کام میں مگن تھے اور وہ سب کچھ کر رہے تھے جس سے ساری دنیا کا مفاد وابستہ تھا نے کہا کہ ہمیں تو غلامی اور آزادی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ جس طرح

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف ... . مولانا عبدالباسط شاہد

تنویر القلوب

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو ایک بہت لمبا عرصہ جو نصف صدی سے بھی زیادہ بنتا ہے جماعت کی مخلصانہ خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ قادیان کے قریب گورداسپور میں اور ربوہ کے نزدیک سرگودھا میں رہنے اور اپنے غیر معمولی شوق و وابستگی کی وجہ سے غیر معمولی خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ ان خدمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو سالہا سال جماعت کے سالانہ جلسوں میں تربیتی مضامین پر خطاب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کی بزرگی اور ثقاہت کی وجہ سے آپ کی تقاریر بہت دلچسپی سے سنی جاتیں اور موثر ثابت ہوتی تھیں۔

"تنویر القلوب" جلد اول آپ کی ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو آپ نے سالانہ جلسہ کی تقاریب پر ہزاروں کے مجمع کے سامنے کیں۔ آپ کی بعض تقاریر کے عنوان درج ذیل ہیں۔

محبت الٰہی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم۔ تقویٰ اللہ اور اس کے حصول کے ذرائع جماعت احمدیہ اور تربیت۔ نوجوانوں کی تربیت۔ عہد حاضرہ اور احمدی نوجوان۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کس قسم کی جماعت چاہتے تھے۔ مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا آنحضرت ﷺ سے عشق۔ معرفت الٰہی اور اس کے حصول کے طریق۔ منکرین ہستی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ۔ احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں لین دین کے معاملات میں تعلیم۔

حضرت مرزا صاحب تنویر القلوب کے پیش لفظ میں فرماتے ہیں۔

"ان تقاریر میں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتب میں سے تربیتی اقتباسات کثرت سے دیئے گئے ہیں اور وہی دراصل ان کی جان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف میں زندگی رکھی ہے اور سعید روحیں ان سے پھڑک اٹھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم اور فضل بے پایاں سے اس عاجز نالائق کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہوا اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے ......"

محبت الٰہی کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات میں سے صرف دو یہاں ذیل میں پیش ہیں۔

(1) "جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبت کے ملک کی بادشاہت ہے اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں جن کو بفضلہ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں"

(2) "خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کے راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلب سلیم تھا یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا میں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا گر میں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کے کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے۔

من بہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوش حالاں و بد حالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
ور درون من نجست اسرار من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکریہ ادا کر سکوں تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے کہ میں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں اور اس زمانہ میں بھی جبکہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا اور میرے بالغ ہونے کے ایام بھی تھوڑے تھے میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا جو خدائے عزوجل سے ہونی چاہئے"

محبت الٰہی پیدا کرنے کے لئے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خدا کے لئے سب پر رحم کرو تاکہ آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو......"

تنویر القلوب کی کان میں ایسے ہی ہیرے جواہرات بکھرے ہوئے ہیں۔

جلد دوم محترم مرزا عبدالحق صاحب کے نہایت مفید تربیتی مضامین کا مجموعہ "تنویر القلوب" کے نام سے دو حصوں میں شائع ہوا تھا۔ دوسرے حصہ میں مندرجہ ذیل اہم عنوانات پر آپ نے کلام الٰہی (-) اور ملفوظات و کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے استفادہ کرکے روشنی ڈالی ہے۔

ذکر الٰہی اور اس کی اقسام۔ توحید الٰہی۔ شکر۔ بہترین "داعی الی اللہ کی صفات توکل علی اللہ۔ ایمان کی دولت کی حفاظت کیجئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کیسے احمدی بنانا چاہتے ہیں۔ مقام عبودیت۔ تقویٰ کی باریک راہیں۔ رفقاء بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نہایت اعلیٰ کردار۔ مسئلہ تقدیر۔ لیلۃ القدر۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فدائیت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے خاص جلوے۔ کیا انسان اپنے اعمال میں مجبور ہے۔ بدظنی سے اجتناب۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں میں اہل ایمان کا شیوہ وقت کے تقاضے۔ آنحضرت ﷺ کی تمام انبیاء پر فضیلت۔ عملی نمونہ کی ضرورت و اہمیت اعجاز کلام الٰہی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور غلبہ دین حق توحید کے موضوع پر مختلف کلام الٰہی کی ..... سے استدلال کرنے کے بعد بطور خلاصہ اور نفس مضمون آپ لکھتے ہیں۔

"..... انسان کو سب خیر و برکت اسی سے ملتی ہے اور سب راحتیں اسی کی طرف سے نصیب ہوتی ہیں اس کے کاموں میں کوئی روک نہیں پیدا کر سکتا۔ وہ جو چاہے کرتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کے آگے چون چرا کر سکے۔ وہی حقیقی کارساز ہے۔ اس کے سوا باقی سب ہیچ ہیں۔ وہ اگر نہ چاہے تو کوئی شخص نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ نقصان سے بچا سکتا ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں اور کامل تصرف میں زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ ہے۔ وہ جس کام کے لئے جو سامان پیدا کرنا چاہے کر دیتا ہے۔ وہی مسبب الاسباب اور موثر حقیقی ہے اور ہمارا اصل سہارا توکل کے مضمون میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مندرجہ ذیل بصیرت افروز بیان نقل فرمایا ہے۔

ازاں جملہ ایک مقام توکل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمہ صافی ہرگز میسر نہیں آسکتا بلکہ انہی کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نور معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسباب مادیہ سے بکلی اپنے تئیں دور پا کر بھی اسی بشاشت اور انشراح خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحب دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقین کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بیرت ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمت خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستاری مستوجب شکر ہے جو ہر جگہ ان کے دل کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامن عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولی ہوتا ہے...... لیکن دوسروں کو دنیاداری کے دلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے"۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء سے متعلق دو مضمونوں میں گیارہ رفقاء کا تعارف اور قلمی خاکہ بیان ہوا ہے جو بجائے خود ایک مستقل اور مفید علمی تحفہ ہے۔

تنویر القلوب کے مضامین کی عمدگی اور افادیت کے لئے تو یہی امر بہت کافی ہے کہ یہ مضامین حضرت مرزا عبدالحق جیسے صاحب حال مخلص قدیمی خادم سلسلہ کے قلم سے نکلے ہیں۔

یاد رفتگان ... . مسٹر حمزہ اکنو۔ نائیجیریا

مکرم جمال الدین سٹیفن جانسٹن

مسٹر حمزہ۔ زیڈ۔ اکونو کے متعلق ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ وہ باشندے تو نائیجیریا کے تھے لیکن کچھ عرصہ خاص طور پر جب غانا میں احمدیہ سکولوں کا آغاز ہوا تو آپ نے غانا میں بھی وقت گزارا۔ اور نہایت مستعدی کے ساتھ آپ نے وہاں جماعت کی خدمت کی۔ احمدیہ جماعت غانا کے سیکرٹری جنرل اور احمدیہ سکولوں کے مینیجر مسٹر جمال الدین سٹیفن جانسٹن کے ساتھ بھی انہوں نے کچھ عرصہ کام کیا تھا مسٹر جمال الدین موصوف 31۔ جولائی 1957ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس وقت مسٹر حمزہ اکونو نائیجیریا واپس آ چکے تھے۔ چنانچہ ان کی وفات پر آپ نے اخبار ٹروتھ کے لئے ایک مضمون لکھا جس میں آپ نے کہا کہ مسٹر جمال الدین سٹیفن جانسٹن تقریباً ایک سال علیل رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ 1892ء میں آپ جیمز ٹاؤن اکرہ میں پیدا ہوئے جہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد آپ کو آر ایس ڈی۔ آٹو اہیما۔ ایم۔ اے جو ایک صحافی تھے سیاست دان تھے اور مصنف تھے ان کے سپرد کر دیا گیا۔ مسٹر اہیما ایک نہایت معزز عیسائی تھے۔ اور مسٹر جمال الدین کو ان کے پاس تعلیم کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جہاں انہیں ثانوی تعلیم اور عیسائی مذہب کی تعلیم دی گئی مسٹر جمال الدین ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو ایک عرصہ سے گولڈ کوسٹ میں قیام پذیر تھا۔ آپ کے والد محترم اسسٹنٹ سپروائزر آف کسٹمز تھے۔ اور ان دنوں کسی افریقی کا اس عہدے تک پہنچنا تقریباً ناممکن تھا۔ اس طرح وہ ایک ریاست جس کا نام اڈاکرمیا ہے کے چیف بھی تھے۔ آپ کے بعض قریبی رشتہ دار یعنی چچا تایا کے بیٹے اچھے خاصے لکھے پڑھے تھے۔ ان میں

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد

سچ کی طاقت

آج کل کے اس دور میں جہاں زندگی میں پہلے کے مقابلے میں بڑی گھما گھمی آگئی ہے۔ کاروبار تجارت اور ملازمت میں نئے نئے رجحانات اور شعبے پیدا ہو گئے ہیں۔ روزمرہ کی مصروفیات بہت بڑھ گئی ہیں۔ نت نئی ایجادات اور نئی نئی بنی ہوئی اشیاء کی طلب بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ پھر ان سب چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے آمدنی میں بڑھوتی کی کوشش بھی اپنے عروج پر ہے۔ یہاں تک تو کوئی بات نہیں۔ چلیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقت اور زمانہ کے ساتھ چلنا بھی ایک اہم ضرورت ہے۔ مگر جہاں پہنچ کر طبیعت پر ذرا گراں بوجھ بنتا ہے وہ ہے اخلاقی اقدار میں انحطاط۔ شائد اسی موقعہ کے لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

معیار زندگی کو اٹھانے کے شوق نے
اخلاق پستیوں سے بھی نیچے گرا دیا

زندگی کی اس دوڑ میں ہر ناجائز چیز کو لوگ جائز سمجھ رہے ہیں۔ ہر غلط کام کو صحیح کا درجہ دے دیتے ہیں اور بالکل اس کھلاڑی کی طرح زندگی کا کھیل کھیل رہے ہوتے ہیں جس کا صرف یہ مقصد ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح گول کر دے۔ خواہ ریفری بیچارہ ہزار بار سیٹی بجاتا رہے حتی کہ ناظرین حضرات کو بھی صاف نظر آ رہا ہو کہ یہ پلیئر فاؤل کھیل رہا ہے۔

ہم سب کمزور انسان ہیں۔ ہم سے غلطیاں سرزد ہو جایا کرتی ہیں۔ بھول چوک تو خدا تعالیٰ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ سارے بشری تقاضے ہیں۔ ان سے مفر نہیں۔ اگر انسان سے غلطی یا گناہ کا احتمال ہی نہ ہوتا تو پھر خدا تعالیٰ کی صفت مغفرت کس کام آتی۔ چھوٹی چھوٹی غلطیاں۔ نادانستہ طور پر کسی کی دل شکنی اور دل آزاری یا کم فہمی یا کم تدبر کی بدولت کسی کی حق تلفی قابل معافی افعال ہیں۔ اگر ان پر اصرار نہ کیا جائے۔ اگر دل اور دماغ نیکی کی طرف مائل ہوں۔ دل میں تقویٰ اور خوف خدا ہو تو پھر سرزد شدہ فعل بندے تو کیا خدا تعالیٰ بھی معاف فرما دیا کرتا ہے۔ اگر فطرت نیک اور صالح ہے تو نشاندہی پر آدمی اپنی اصلاح کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی برائی۔ گناہ اور فعل سے بچنے کا ایک بڑا آسان مگر ساتھ ساتھ مشکل بھی۔ نسخہ یہ ہے کہ انسان سچ پر قائم ہو جائے۔ سچ جیسی اور کوئی طاقت ور اور موثر چیز نہیں جو کہ آن واحد میں کایا پلٹ دیتی ہے۔ احباب کرام کو وہ حدیث تو خوب یاد ہو گی جب ایک شخص حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گناہوں اور بدیوں کا برملا اقرار کرنے کے بعد اس کے تدارک کے لئے ملتجی ہوا۔ پیارے نبی ؐ نے سارا ماجرہ سن کر فرمایا تم سچ اختیار کرو اور جھوٹ سے اجتناب کرو۔ وہ بیچارا یہ سن کر حیران ہوا کہ اخلاقی بیمار اسقدر سنگین اور علاج اتنا معمولی اور ہلکا پھلکا۔ لیکن ہوا کیا کہ ہوتے ہوتے اس کے سارے گناہ دھل گئے۔ سارے عیب خوبیوں میں بدل گئے۔ لہذا ثابت ہوا کہ سچ میں بڑی قوت اور طاقت پنہاں ہے۔ سچ مشکل۔ کڑوا اور دیر ہضم ہے۔ کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک صاحب کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ یہ بات ایک موقعہ پر کی۔ گواہ موجود۔ عینی شاہد حاضر۔ ان کا اپنا چہرہ بھی بدلتی رنگت کی وجہ سے صاف ظاہر کرتا ہے کہ واقعی انہوں نے وہ بات کی ہے۔ چار وناچار وہ یہ نہیں کہتے کہ میں نے وہ بات نہیں کی۔ اس کا صاف انکار بھی نہیں کرتے۔ ہاں یہ کہہ کر پہلوتہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا۔ اکثر و بیشتر معاملات میں ایسا کرنا اور کہنا بھی جھوٹ ہی شمار ہو گا۔

سچ کی فضیلت اور برکت بڑے بڑے انقلابات لایا کرتی ہے۔ جدی پشتی بگڑے لوگ آن واحد میں نکھر جاتے ہیں۔ گناہ معصیت اور کدورت دھل جاتے ہیں۔ لوگوں نے سچ کا دامن تھام کر بڑے بڑے کام سرانجام دیئے۔ بڑے مذاہب کے پیشوا۔ بڑے سلسلوں کے قائم کرنے والے بزرگوں کو سچ کی مدد سے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ آج کی اس مجلس میں ہم دو مثالوں پر اکتفا کریں گے اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہو تو اظاہر ہو گا کہ جھوٹ سے پرہیز اور سچ کو اپنا کر ہم کیا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

پہلا قصہ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا ہے۔ آپ کی والدہ نے بچپن میں ہی تحصیل علم کی خاطر آپ کو کسی دور دراز جگہ بھیجنے کے لئے ایک قافلہ میں شامل کر دیا۔ اور رخت سفر کے طور پر آپ کی صدری کے اندر کچھ اشرفیاں۔ جن کی تعداد 40 تھی ٹانک دیں۔ اور ساتھ نصیحت کی کہ بیٹا سچ بولنا ہے خواہ کیسے بھی حالات ہوں۔ خیر وہ قافلہ چلا اور چلتے چلتے ایک گھنے جنگل میں سے گزر رہا تھا کہ راہزنوں اور ڈاکوؤں کی زد میں آگیا۔ لوٹ مار اور نفسا نفسی کا دور دورہ تھا۔ لوگ ڈرے۔ بکھرے اور منتشر اس مشکل سے گزر رہے تھے کہ ایک ڈاکو نے اس چھوٹے سے بچے کو ایک طرف سہمے کھڑا پایا اور یونہی سوال کیا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ وہ بچہ جو گھر سے اشرفیوں کے علاوہ سچ کی نصیحت پلے باندھ کر نکلا تھا۔ بولا ہاں میرے پاس اتنی اشرفیاں ہیں یہ ڈاکو حیران کہ کیسا بچہ ہے۔ اس سے اس طرح بیان دینے کی وجہ معلوم کی تو اس نے وہی بات دہرائی کہ میری ماں نے مجھے چلتے وقت کہا تھا کہ بیٹا ہر حال میں سچ بولنا ہے۔ خیر یہ ڈاکو اس بچہ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ جب اس نے اس کی بات سنی تو سارا ڈاکوؤں کا گروہ توبہ تائب ہو گیا۔ اور انہوں نے اس بچہ کی بیعت کر لی۔ قارئین کرام یہی بچہ بڑا ہو کر حضرت عبدالقادر جیلانیؒ بنا۔ ایک خدا رسیدہ بزرگ۔ ایک ولی اللہ۔ لوگوں نے اس سے دین سیکھا اور وہ بہتوں کے لئے نیکی کا مینار بنا۔

ایک دوسری مثال لیتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی۔ آپ کے دور میں مخالفت زوروں پر تھی۔ مخالفوں کے ناروا پراپیگنڈہ کی وجہ سے انگریزی حکومت بھی آپ سے بدظن تھی۔ اس وقت کے مروجہ قانون کے تحت کوئی ہاتھ سے لکھی تحریر پارسل میں ڈالنے کی ممانعت تھی۔ حضرت صاحب نے نادانستہ طور اور نہ جانتے ہوئے اس پارسل میں ایک خط اپنے دست مبارک سے لکھ کر ڈال دیا۔ یہ خط کسی عیسائی کے نام تھا اس نے موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے متعلقہ حکام کو شکایت کر کے مقدمہ کھڑا کرا دیا۔ خیر جملہ کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت صاحب کے وکیل نے کہا کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ خط اس شخص نے خود ڈالا ہے اور حضرت صاحب کو اس کا علم نہیں تو برات ہو سکتی ہے وگرنہ اس فعل کی سزا جرمانہ اور قید ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا کہ خواہ نتائج کچھ بھی ہوں میں نے یہی بیان دینا ہے جو اصلیت ہے۔ اور یہی بیان حضرت صاحب نے عدالت میں بھی دیا۔ اور عدالت نے آپ کے بیان کو صحیح اور درست مانتے ہوئے آپ کو بری قرار دے دیا۔ ذرا ملاحظہ کیجئے انگریزی قانون کی سختی۔ مخالفوں کی عداوت اور یہاں حضرت بانی سلسلہ کی حق گوئی۔

اب پھر سچ جیت گیا اور جھوٹ ہار گیا

قارئین کرام سچ ایک بار ہی نہیں ہر بار جیتے گا۔ بار بار جیتے گا۔ کام قدرے ہمت اور توجہ طلب ہے۔ ایک بات سچ کے متعلق اور بھی قابل غور ہے کہ سچ ایک وسیع و عریض سمندر ہے اس کے بے شمار پہلو ہیں۔ ہر ایک کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا۔ لوگ ایک چہرے پر کئی چہرے سجا لیتے ہیں۔ بیت الذکر جاتے وقت ایک رنگ۔ بازار اور دفتر میں دوسرا رنگ۔ گھر میں تیسرا رنگ۔ تقریبات میں ایک اور شکل یہی حالت لین دین کی۔ یہی حال اور حشر دین حق کے بتائے ہوئے پردہ کا۔ اگر غور کی نظر سے دیکھا جائے تو یہاں بھی سچ اور جھوٹ کا ہی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ ایک سچا۔ کھرا۔ اور راسخ العقیدہ انسان صرف اور صرف ایک صورت اور حالت میں رہتا ہے۔ تعجب اور افسوس ہوتا ہے کہ کئی لوگ سروس کے دوران کس طرح پہلوتہی کر جاتے تھے اور پنشن یافتہ ہونے کے بعد ایک اور نیا چہرہ سجا لیتے ہیں۔ ایسا کرنا صحیح نہیں۔ یاد رہے کہ عزت اور ذلت۔ ترقی اور تنزل۔ رزق میں کشائش یا کمی تو آسمان سے آیا کرتی ہے۔ یہ محکمے تو خدا تعالیٰ کی ذات عالی جناب نے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں ان میں کسی کو کسی قسم کا کوئی دخل نہیں۔ یہ تو قانون خداوندی ہے۔ پھر ہم لوگ کیوں اپنی نادانی کی بدولت اپنے اعمال اور افعال وقت کی بریکٹ میں اس طرح جکڑ لیتے ہیں۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی درخشندہ اور تابندہ مثال ہمارے

باقی صفحہ 6 پر

بقیہ صفحہ 4

ایک صاحب ڈاکٹر گرانٹ جانسن تھے اسی طرح ایک اوپی جانسن تھے اور جے۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ گرانٹ جانسن جو سب سے پہلے افریقی تھے جنہیں نیٹو افیئرز مقامی معاملات کا گورنمنٹ کا سیکرٹری بنایا گیا۔ آپ کی والدہ محترمہ کو چیف مانسا کیپ کوسٹ کے پاس بھیجا گیا تاکہ وہاں وہ تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ صاحب گولڈ کوسٹ میں بڑی اچھی پوزیشن کے مالک تھے اور میتھوڈسٹ چرچ کے رہنماؤں میں سے ہونے کے علاوہ اگووا سٹیٹ کے چیف بھی تھے۔ جہاں تک مکرم جمال الدین جانسن کا تعلق ہے وہ ثانوی تعلیم اور عیسائی عقائد کے متعلق واقفیت تو حاصل کرتے رہے لیکن آخر کار محترم مولانا ایف۔ آر۔ حکیم کے ذریعے احمدیہ جماعت میں شامل ہو گئے۔ احمدیہ جماعت میں شمولیت کے تقریباً چار سال بعد آپ نے کیپ کوسٹ چھوڑ کر سالٹ پانڈ میں رہائش اختیار کر لی اور اپنے آپ کو احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

مسٹر حمزہ اکونو کہتے ہیں کہ 1936ء میں انہیں جنرل سیکرٹری بنایا گیا۔ ان سے پہلے مسٹر بی۔ ایل کیلسن جنرل سیکرٹری تھے۔ مسٹر کیلسن 1921ء میں احمدیہ جماعت غانا کے سیکرٹری مقرر ہوئے تھے۔ مسٹر جمال الدین جانسن نے حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب۔ محترم مولانا نذیر احمد علی صاحب اور محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کے ساتھ بڑی جان فشانی سے خدمات سرانجام دیں۔ لکھے پڑھے اور ذہین تھے۔ چنانچہ آپ نے احمدیہ جماعت کی جو خدمات سرانجام دیں وہ غانا میں اور جیسے جیسے غانا کی تاریخ ساری احمدیہ جماعت کے ساتھ منسلک ہو گی یاد رکھے جائیں گے۔ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے غانا میں ایک سپاہی کی طرح احمدیت کا جھنڈا اٹھائے رکھا حتی کہ آپ تقریباً ایک سال کی علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کی دو بیویاں تھیں۔ چھ بیٹے تھے اور نو بیٹیاں۔ ان کے علاوہ بہت سے پوتے پوتیاں بھی تھیں آپ کا ایک بڑا بھائی فوج میں تھا اور وہاں میجر کے عہدے پر متعین تھا۔ آخیر میں مسٹر حمزہ اکونو نے نائیجیریا جماعت کی طرف سے مسٹر جمال الدین جانسن کے خاندان کو اور احمدیہ جماعت غانا کو تعزیت کا پیغام بھیجا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ۔ واقعات ۔ شخصیات

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کے احتجاج کی صورت حال

بنگلہ دیش میں فلسطین سیفر محمد شتی ضرب سفارت کاروں کے ڈین ہیں چونکہ وہاں انتخابات سے غیر مطمئن پارٹیوں نے تشدد کا راستہ اختیار کیا ہوا ہے اس کی وجہ سے گزشتہ کئی جلوسوں میں لوگ مارے بھی گئے ہیں اور زخمی بھی ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے تمام سفارت کاروں سے کہا ہے کہ وہ ڈاؤن ٹاؤن گلستان ڈھاکہ یونیورسٹی اور اس کے ملحقہ علاقوں میں جانے سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 15 فروری تک انتہائی احتیاط ضروری ہے کیونکہ سڑکوں پر جلوسوں اور ہڑتالوں کی وجہ سے خوان خرابے کا امکان رہتا ہے۔ اسی طرح جاپانی سیاح ان دنوں خاص طور پر احتیاط کریں۔ گزشتہ دنوں کئی گاڑیاں پرائیویٹ چھوٹی گاڑیاں اور بڑی بسیں توڑ پھوڑ دی گئی ہیں اور کئی ایک کو آگ لگا دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک گاڑی ملیشیا کے ہائی کمشنر کی تھی جسے انتخابات کے مخالفین نے ڈھاکہ میں نقصان پہنچایا۔ حزب اختلاف کا موقف یہ ہے کہ انتخابات کسی نگران حکومت کے ذریعے کرائے جائیں اور یہ نگران حکومت بھی ایسی ہو جس کے افراد کا کسی پارٹی کے ساتھ تعلق نہ ہو۔ اور فی الحال انتخابات کو ملتوی بھی کیا جائے۔ لیکن حکومت اپنے اس فیصلے پر مصر ہے کہ موجودہ حکومت ہی انتخابات کروائے گی۔ بیرونی کوششیں بھی ہوتی رہی ہیں کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار میں صلح ہو جائے لیکن ایسا ممکن نہیں ہوا۔

○○○

ترکی میں دوبارہ انتخابات؟

مسز تانسو چیلر جو ترکی کی نگران وزیر اعظم تھیں کوشش کر رہی تھیں کہ کسی جماعت کے ساتھ اتحاد کر کے حکومت بنالی جائے لیکن وہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئیں اور انہوں نے اب یہ کوشش ترک کر دی ہے۔ انہوں نے یہ پیش کش کی تھی کہ نصف عرصے کے لئے وہ خود وزیر اعظم رہیں گی اور نصف عرصے کے لئے ان کی اتحادی پارٹی کے سربراہ وزیر اعظم ہوں گے لیکن وہ چاہتی تھیں کہ پہلے وہ خود نصف عرصہ وزیر اعظم رہیں اور ان کے بعد دوسری پارٹی کو موقعہ دیا جائے لیکن دوسری پارٹی نے اس بات پر اعتراض کیا اور اپنا پہلا حق مانگا۔ یعنی اس بات پر اصرار کیا کہ پہلے ان کی پارٹی کا سربراہ وزیر اعظم ہو گا اور نصف عرصہ گزر جانے کے بعد تانسو چیلر وزیر اعظم بن جائیں گی۔ اب جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ صدر مملکت دوبارہ انتخابات کروانے کی سوچ رہے ہیں کیونکہ اگر کوئی ایک پارٹی حکومت نہیں بنا سکتی اور پارٹیوں کا اتحاد بھی ناممکن ہے تو دوبارہ انتخابات کرانا ہی موجودہ مسئلے کا حل ہو سکتا ہے۔

○○○

بھارت میں کتاب میلے کا افتتاح

ملک کے نامور شاعر احمد فراز نیشنل بک فاونڈیشن کے چیئرمین ہیں۔ گزشتہ روز آپ نے ہندوستان میں عالمی کتاب میلے کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ خیالات اور تجربات کو دو طرف راستہ نہیں دیا جاتا اور کئی ایسی باتیں ہیں جو راہ میں حائل ہو جاتی ہیں مثلاً یہ کہ پاکستان اور ہندوستان خاص طور پر ایک دوسرے کے خیالات اور تجربات سے کتابی صورت میں واقف نہیں ہو پاتے۔ آپ نے کہا کہ اس قسم کے میلے موجودہ صورت حال میں بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ لوگوں کے ملنے اور آپس میں گفتگو کر کے خیالات کے باہمی تبادلے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ میلے ملکوں کے آپس میں رویوں کو درست کرنے میں بھی بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ احمد فراز نے کہا کہ کتاب امن کی پیامبر ہے۔ اور ہمیں بم سے زیادہ کتاب کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ جتنی رقم نیوکلیر کاموں میں خرچ ہو رہی ہے اس سے کہیں کم میں ساری دنیا کی کتابوں کی قیمت لگائی جا سکتی ہے۔ یعنی اگر ساری دنیا کی کتابوں کو اکٹھا کر لیا جائے تو جو ان کی طباعت و اشاعت پر خرچ آتا ہے اس سے کہیں زیادہ پیسہ جوہری اسلحہ کی پیداوار پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ کتابوں کا باہمی تبادلہ نہایت ضروری ہے اس سے ہم اپنے مستقبل کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اور امن کے قیام کے لئے کتابیں ہی زیادہ مفید ہو سکتی ہیں۔ لوگوں کو کتابوں کے ذریعے اپنا علم بڑھانا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس عالمی کتاب میلہ میں چالیس ممالک کے 1150 افراد نے شرکت کی۔ اور یہ میلہ ہندوستان میں منعقد ہونے والے تمام میلوں سے سب سے بڑا تھا۔ اس موقعہ پر جنوبی ایشیا کو موضوع بنایا گیا تھا۔ پاکستان ہندوستان بنگلہ دیش سری لنکا نیپال بھوٹان مالدیپ نے الگ الگ سٹال لگائے۔ پاکستان کے پبلشروں اور کتب فروخت کرنے والوں نے اس موقعہ پر دل کھول کر حصہ لیا۔ خاص طور پر کراچی لاہور اور اسلام آباد سے تعلق رکھنے والوں نے۔ ہندوستان کے نیشنل بک ٹرسٹ کے ڈائریکٹر آرونہ کمار نے کہا کہ جنوبی ایشیا کو موضوع بنانے کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کے آپس کے تعلقات کو بڑھاوا دیا جائے۔

○○○

چین تائیوان تنازعہ

چین اور تائیوان کا تنازعہ قریباً نصف صدی پرانا ہے۔ جب کیمونسٹ لیڈر ماؤزے تنگ نے بغاوت کر کے جنرل چیانگ کائی شیک کے خلاف لشکر کشی کی اور اسے ایک کے بعد دوسرے شہر میں شکست دینا شروع کی تو بالآخر اسے ملک سے نکال دیا۔ چیانگ کائی شیک نے بھاگ کر چین کے فارموسا جزیرے میں پناہ لی۔ جو تائیوان کہلاتا ہے ماؤزے تنگ کے ساتھیوں نے اس جزیرے تک جا کر چیانگ کائی شیک کا خاتمہ کرنے کی بجائے اسے اس جزیرے تک محدود ہو جانے کا موقع دیا۔ اور یوں ایک لمبے عرصے تک امریکہ اور مغربی حلقوں میں چین کی نمائندگی تائیوان کے سپرد رہی۔ یہ ایک مضحکہ خیز صورت حال تھی کہ 80-90 کروڑ کا ملک عالمی سطح پر نمائندگی سے محروم تھا اور چند کروڑ کی آبادی کا جزیرہ عالمی فورم پر خود کو چین کہلاتا تھا۔ وہ سلامتی کونسل کا مستقل رکن بھی تھا اور اسے ویٹو پاور بھی حاصل تھی۔

حتی کہ امریکہ نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ پاکستان کے فوجی صدر جنرل یحیٰی خان کی امداد سے امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے چین کا خفیہ دورہ کیا اور چین امریکی پرانی دشمنی ختم ہوئی۔ چین کے اصرار پر امریکہ نے تائیوان کے سر سے سرپرستی کا ہاتھ اٹھالیا۔ چین کو عالمی فورم پر اس کا جائز مقام مل گیا۔ اور تائیوان کو اقوام متحدہ سے نکال باہر کیا گیا۔ یہ 70-1971ء کی بات ہے۔ اس کے بعد سابق سوویت یونین کے مقابلے پر امریکہ اور چین کی عالمی سیاست بہت حد تک ہم آہنگ رہی۔

سابق سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ اور کیمونسٹ نظام کے خاتمے کے بعد چین سب سے بڑا کیمونسٹ اور مغربی ممالک کے نزدیک غیر جمہوری ملک بن گیا۔ اس کے بعد سے امریکہ اور چین کے درمیان ماضی کی دوستی برقرار نہ رہی۔ اب امریکہ نے کوششیں شروع کر دیں کہ چین سے بھی کیمونسٹ نظام کا بستر اگول کر سکے۔ لیکن چین ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد بہت جلدی بدلنے لگا تھا۔ اب چین کی اقتصادیات بہت حد تک مغربی نظام میں رنگ چکی ہے۔ سوویت یونین کی طرح کا نظام وہاں رائج نہیں۔ بہت سی آزادیاں حاصل ہیں۔ کیمونسٹ نظام کی اقتصادیات کی سختی موجود نہیں۔

لیکن جو چیز باقی ہے وہ کیمونسٹ پارٹی کی ملک پر گرفت ہے۔ اور مغربی طرز سیاست کی عدم موجودگی ہے۔ اس پر چین نے کوئی مفاہمت نہیں کی۔

اس کے علاوہ چین نے جس بات پر اپنے موقف میں نرمی نہیں کی وہ تائیوان کو تسلیم نہ کرنا ہے۔ آج بھی جو ملک تائیوان سے سفارتی تعلقات قائم کرتا ہے اسے چین سے تعلقات ختم کرنے پڑتے ہیں۔

لیکن تائیوان بھی اب ماضی کا تائیوان نہیں رہا۔ یہ ایک زبردست اقتصادی قوت اور ایک مضبوط فوجی طاقت بن چکا ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ تائیوان کو مزید ترقی دی جائے۔ لیکن امریکہ چین کی مخالفت میں سامنے نہیں آنا چاہتا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ تائیوان کو مضبوط بھی کرنا چاہتا ہے۔

حال ہی میں چین نے تائیوان کے قریب اپنی جنگی مشقیں کیں۔ بدیہی طور پر یہ مشقیں تائیوان کو متنبہ کرنے کے لئے تھیں کہ وہ اپنی حد سے باہر نہ جائے۔ اور خطرہ تھا کہ کہیں چین تائیوان پر حملہ نہ کر دے۔ تاہم صدر کلنٹن کا خیال ہے کہ چین تائیوان کشیدگی سے جنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔ چین کا کہنا ہے کہ امریکہ کشیدگی بڑھا رہا ہے۔ امریکہ کو چاہئے کہ وہ تائیوان کو اسلحہ کی فراہمی بند کر دے۔ چین نے کہا ہے کہ تائیوان کے صدر کی تقسیم چین کی کوششیں بھی تنازعہ کو ہوا دے رہی ہیں۔ تائیوان نے اگر خود مختاری کا اعلان کیا تو چین امن کی ضمانت نہیں دے سکے گا۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ تائیوان کے صدر کی ڈنگ مری کے بین الاقوامی سطح پر اقدامات اور تائیوان کو امریکی ہتھیاروں کی فروخت وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر آبنائے تائیوان میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق چین نے تائیوان کے قریب نئی مشقوں کی تیاری شروع کر دی ہے۔ جو تائیوان میں اگلے ماہ ہونے والے صدارتی انتخابات سے پہلے کی جائیں گی۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر تائیوان نے خود مختاری کا اعلان کیا تو یہ چین کے لئے جواز پیدا کر دے گا وہ غیر پرامن وسائل (جنگ) کو بروئے کار لائے انہوں نے امریکہ کے ساتھ چین کے تعلقات میں بار بار بگاڑ کے بارے میں بتایا کہ تائیوان اس بات کی کلید ہے کہ آیا ان تعلقات میں استحکام برقرار رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔

بقیہ صفحہ 5

سامنے ہے۔ وہ ساری عمر خواہ کہیں گئے کہیں رہے اور جس کسی عہدہ پر بھی رہے۔ دینی اور دنیوی لحاظ سے انہوں نے کتنی اونچی بلندیوں کو چھوا۔ مگر سچ اصلیت اور اپنے عقیدہ کے برملا اظہار میں ایک رتی برابر بھی فرق نہیں آیا۔ کیا انہیں کوئی نقصان پہنچایا انہیں کوئی ذرہ برابر ان کے مقام سے نیچا کر سکا۔ پھر ہم کیوں خواہ مخواہ مصلحت کوشی کا شکار ہو جائیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر کسی کو سچ پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اس سے ہماری زندگیوں کے اندر ایک ٹھہراؤ۔ ایک تمکنت۔ اور آسودہ حالی پیدا ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

ہم پہلے کام کر رہے تھے اسی طرح اب کر رہے ہیں اگر کوئی ملازم تھا تو وہ جس طرح پہلے تنخواہ لے کر کام کر رہا تھا اسی طرح آزادی کے بعد بھی اسے تنخواہ لے کر کام کرنا پڑا۔ تاجر کو اپنی تجارت میں کوئی ایسی بات نظر نہ آئی کہ غلامی کے دور میں تو اس کی تجارت کمزور تھی اور آزادی میں بہت طاقت ور ہو گئی۔ بہرحال غلامی اور آزادی کا تصور مختلف لوگوں کے لئے جدا جدا ہے۔ کوئی اپنے آپ کو غلام سمجھنا چاہے تو آزادی میں بھی وہ غلامی ہی کے تصور سے دوچار رہتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو آزاد سمجھنا چاہے تو ان ایام میں بھی جنہیں ملک کی غلامی کے ایام کہا جاسکتا ہے وہ اپنے آپ کو آزاد ہی سمجھتا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ ہر چیز جیسا اسے سمجھیں ویسی ہی نظر آتی ہے جیسے بڑھاپے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ اتنے ہی بوڑھے ہیں جتنے آپ اپنے کو بوڑھا سمجھتے ہیں۔ غلام بھی آپ اتنے ہی ہیں جتنا آپ اپنے آپ کو غلام سمجھتے ہیں اور آزاد بھی اتنا ہی ہیں جتنا آپ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ آج کا اخبار دیکھ کر غلامی اور آزادی کی بات کرنے کو جی چاہا۔ آج کے اخبار میں الطاف حسین جو ایم کیو ایم کے سربراہ ہیں کی طرف یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ حکومت نے مہاجروں کو غلام بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اسی اخبار کے آخری صفحہ پر پروفیسر غفور کے نام یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ حکمرانوں نے عوام کو امریکہ کا غلام بنا دیا۔ الطاف حسین کے بیان سے تو ہمارا کچھ تعلق نہیں لیکن چونکہ ہم عوام الناس کا حصہ ہیں اس لئے پروفیسر غفور کے بیان کا تعلق ہماری اپنی ذات سے بھی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ انگریز یہاں تھا تو ہم آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انگریز چلا گیا تو پھر بھی ہم نے اپنا کام جاری رکھا۔ اور اب جبکہ کہا جاتا ہے کہ عوام کو امریکہ کا غلام بنا دیا گیا ہے ہمیں کبھی ایک لحہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں آیا کہ ہم کسی کے غلام ہیں۔ ہم جس طرح پہلے سوتے جاگتے تھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ اپنا کام کرتے تھے۔ آزادی سے چلتے پھرتے تھے۔ اسی طرح اب بھی کر رہے ہیں وہ کون سے عوام ہیں جن کو امریکہ کا غلام بنا دیا گیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حکومت امریکہ کی غلام بن گئی ہے تو شائد بات سمجھ میں آ جائے۔ کیونکہ حکومت قرضے بھی لیتی ہے امداد بھی لیتی ہے اور باوجود اس کے کہ بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ پاکستان کا ہر شہری اتنے ہزار ڈالر کا مقروض ہے لیکن ہم سے تو کبھی کسی نے آ کے یہ قرضہ نہیں مانگا۔ حکومت سے مانگتے ہوں گے۔ حکومت ادا بھی کرتی ہو گی اسی لئے حکومت کے متعلق تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کسی کی غلام بن گئی ہے لیکن عوام الناس یقیناً کسی کے غلام نہیں بنے۔ ہم آزاد ہیں۔ آزاد رہیں گے اور اس وقت تک آزاد رہیں گے جب تک ہم اپنے آپ کو آزاد سمجھیں گے۔

(پی-پی- آئی کے شکریہ کے ساتھ)

How to apply for US visa lottery

ISLAMABAD: The United States embassy here has received thousands of letters asking for diversity visa lottery application forms.

The embassy has advised the applicants that there is no specific application form for this programme and they are required to furnish the following information on a sheet of plain paper:

Full name, date and place of birth (if your are living in other than your native country, name your native country also).

Your current mailing address and telephone number.

List the name, date and place of birth of your spouse and all your children under 21 years of age.

Print your name on a recent 1-1/2 by 1-1/2 inch photo of yourself and attach that with the application. Sign your name on the application.

Use a business size envelope and mail your application by international mail(no courier, special delivery or special handling receipts) to this address in the upper left hand corner of the envelope type or print your return address: Full name

Mailing address
Name of the native country
Mail to: DV-97 programme
National Visa Center
Portsmouth, New Hampshire
00210, USA

Send only one application. Multiple applications will stand disqualification. Applications must arrive the time between February 12 to March 12. If selected, candidates will be informed by the National Visa Center. The US embassies and consulates have no other information available on this programme.

The National Visa Centre telephone hotline in the U S is 202-663-1600.—PPI

اسلام آباد میں امریکہ کے سفارت خانے میں ہزاروں ایسے خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں امریکہ کے لئے Diversity visa Lottery کے فارم مانگے گئے ہیں۔ سفارت خانے نے درخواست گزاروں سے کہا ہے کہ کوئی خاص فارم اس پروگرام کے لئے مقرر نہیں ہے۔ البتہ درج ذیل باتیں وہ کسی سفید کاغذ پر لکھ کر ارسال کرسکتے ہیں۔

1- اپنا پورا نام، تاریخ جائے پیدائش، اگر آپ کسی دوسرے ملک میں رہائش پذیر ہوں تو اپنے آبائی وطن کا نام بھی لکھیں۔ اپنا موجودہ مکمل پتہ جس پر خط و کتابت کی جاسکے۔ اور ٹیلیفون کا نمبر۔ ان ناموں میں بیوی یا خاوند کا نام بھی لکھئے اور اسی طرح اکیس سال سے کم عمر بچوں کے نام بھی۔ اپنی ایک تصویر جو 1/2 X ڈیڑھ سائز کی ہو اور تازہ ہو۔ یعنی حال ہی میں لی گئی ہو۔ اس کے پیچھے اپنا نام لکھئے۔ Capital حروف میں۔ اور اس تصویر کو اپنی درخواست کے ساتھ منسلک کر دیجئے۔ اپنی درخواست پر اپنے دستخط بھی کیجئے۔ ایک عام بزنس لفافے جیسا لفافہ لے کر آپ اسے حوالہ ڈاک کیجئے اور اسے Inter National Mail عالمی ڈاک کے ذریعے بھیجئے۔ کوریئر یا سپیشل ڈیلوری یا سپیشل ہینڈ لنگ رسید نہ ہوں۔ لفافے کے اوپر اپنا نام اور پتہ کیپیٹل حروف میں لکھئے۔ اپنا پورا نام۔ ڈاک کا پتہ۔ آبائی وطن۔ اس پتہ پر بھیجیں۔

DV-97 Programme
National Visa Center
PortsMouth
NewHempshire
00210, U.S.A

صرف ایک درخواست بھیجئے۔ اگر ایک سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں یعنی ایک ہی شخص کے لئے۔ تو انہیں منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور یہ درخواستیں 12- فروری سے 12- مارچ کے دوران مل جانی چاہئیں۔

اگر درخواست گزار کا انتخاب ہو گیا تو پھر نیشنل ویزا سنٹر کی طرف سے اطلاع دی جائے گی۔ امریکہ کے سفارت خانوں کو اس پروگرام کے متعلق اس سے زیادہ کوئی آگہی نہیں ہے۔

نیشنل ویزا سنٹر کا ٹیلیفون نمبر امریکہ میں 202-663-1600 ہے۔

کھیل اور کھلاڑی

فیورٹ کون ہے؟

چھٹا ورلڈ کپ رسمی طور پر شروع ہو چکا ہے۔ 11- فروری کو کلکتہ کے ایڈن گارڈن سٹیڈیم میں افتتاح ہونے کے بعد اب باضابطہ میچ 14 فروری کو شروع ہوں گے اور 17 مارچ کو فائنل تک جاری رہیں گے۔

اس ٹورنامنٹ کی اہم بات یہ ہے کہ تمام مبصرین کے نزدیک سب سے زیادہ فیورٹ ٹیم آسٹریلیا کی ہے۔ یعنی آسٹریلیا اس بات کا حقدار ہے کہ اپنی ٹیم کی ماضی کی کارکردگی اور اپنے کھلاڑیوں کی مہارت کے سبب چیمپئن شپ حاصل کرلے۔ اس قبل ایک دفعہ آسٹریلیا ورلڈ چیمپئن بن چکا ہے۔ بننے کو تو کرکٹ کے بانی ملک انگلینڈ کے سوا سبھی کرکٹ کھیلنے والے اہم ملک چیمپئن بن چکے ہیں۔ ویسٹ انڈیز دوبار، پاکستان بھارت اور آسٹریلیا ایک ایک بار۔ انگلینڈ سیمی فائنل تک ایک سے زیادہ بار پہنچ چکا ہے۔ مگر ہر دفعہ ان کے مقدر میں ہار ہی لکھی گئی ہے۔

اس ورلڈ کپ کے تجربے کے مطابق آسٹریلیا کی بیٹنگ باؤلنگ (سپن اور فاسٹ دونوں) اور فیلڈنگ سبھی شعبے مضبوط ہیں۔

پاکستانی ٹیم کے تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹنگ اور باؤلنگ مضبوط ہیں لیکن فیلڈنگ کا شعبہ کمزور ہے۔ کیچز ون میچز (Catches Win Maches) کے

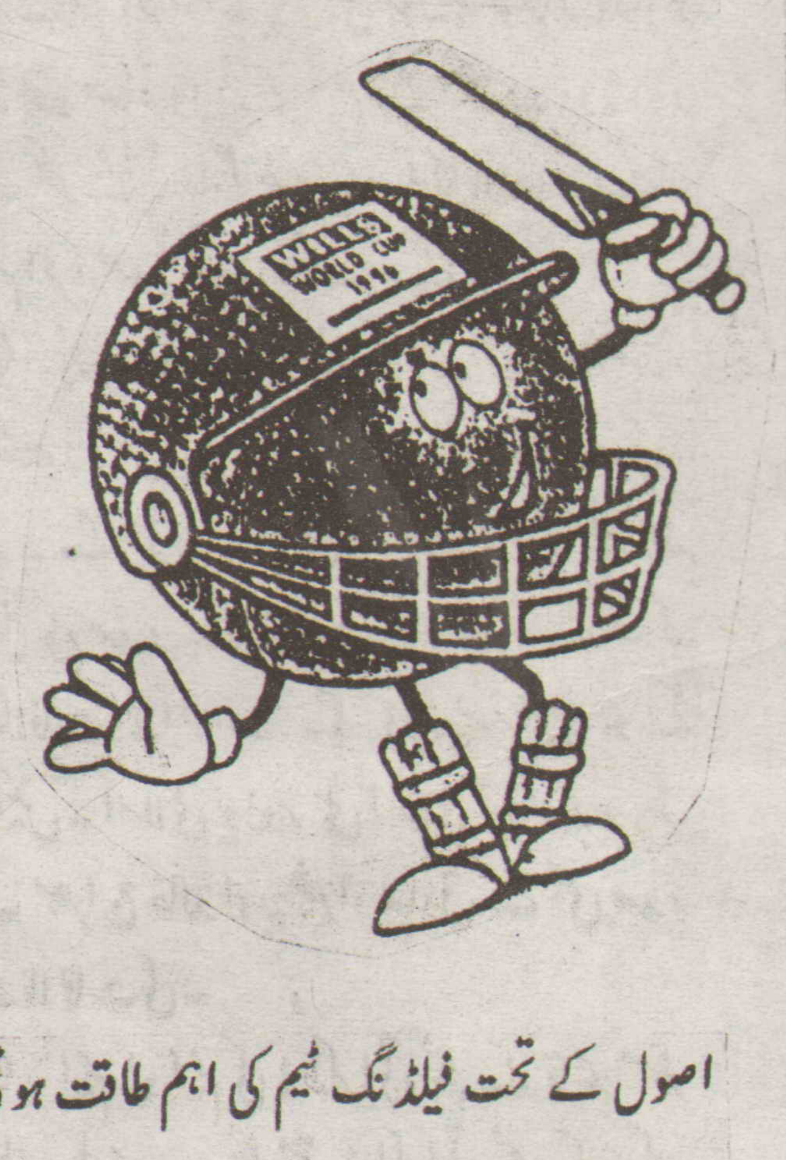

اصول کے تحت فیلڈنگ ٹیم کی اہم طاقت ہوتی ہے۔

ورلڈ کپ شروع ہوئے ربع صدی ہونے کو آئی ہے۔ پانچ ورلڈ کپوں میں ایک عجیب روایت ہے جو قائم ہو چکی ہے۔ اور کسی بھی ورلڈ کپ میں ٹوٹی نہیں۔ وہ یہ ہے کہ میزبان ملک نے کبھی چیمپئن شپ نہیں جیتی۔

آٹھ سال قبل، 1988ء کے ورلڈ کپ میں پاکستان بڑی کامیابی سے فتح کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ پول میچز میں کارکردگی شاندار تھی۔ لیکن سیمی فائنل میں آسٹریلیا نے محض 18 رنز کے فرق سے ہرا دیا۔ دوسری طرف بھارت بھی سیمی فائنل تک پہنچا اور ہار گیا۔

پچھلے ورلڈ کپ میں بھی جو آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ہوا آسٹریلیا کی جیت کی پیشگوئیاں کی جا رہی تھی۔ پاکستانی ٹیم ابتدا میں ہارنی شروع ہوئی۔ مگر پھر جو ایک بار سنبھالا لیا ہے تو آسٹریلیا سیمی فائنل میں بھی نہ پہنچا۔ اور فتح کا تاج پاکستان کے سر پر سج گیا۔

کہتے ہیں کہ کرکٹ بائی چانس ہے؟ یا شاید بائی لک By Luck ہے۔!!

بقیہ صفحہ 1

رکھو۔ خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھو۔ اس سے کبھی ناامید مت ہو ہر دکھ میں اسے یاد کرو اور ہر سکھ میں اسے بھولو نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے اور بندیاں بن کر اپنی زندگی کے دن گزارو۔

(از خطاب لجنہ 22- اکتوبر 1968ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ ایٹمی مواد حاصل کرنے کے الزام میں ایک پاکستانی سفارت کار کو برطانیہ سے نکال دیا گیا ہے۔ برطانوی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ سفارت خانے کا ملازم سلیم سفارتی رکن نہیں ہے۔ بلکہ ایٹمی ہتھیاروں کی خریداری میں استعمال ہونے والا جدید ساز و سامان خریدنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ محمد سلیم تباہ کن ہتھیاروں کے پھیلاؤ میں ملوث ہونے کی بناء پر قومی سلامتی کے لئے خطرہ تھے۔

○ کراچی میں دو افراد رینجرز کی فائرنگ سے اور ایک شخص دہشت گردوں کی فائرنگ سے ہلاک ہو گیا۔ رینجرز کے ذرائع نے بتایا ہے کہ دو۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دہشت گردوں نے سائٹ کے علاقے میں بس سٹاپ پر فائرنگ کی جس میں ایک شخص دہشت ہی سے ہلاک ہو گیا۔

○ باجوڑ میں پاکستانی فوجی چوکی پر افغان میزائیلوں سے حملہ کیا گیا۔ کنڑ کے گاؤں سے نامعلوم افراد نے غانی پاس چوکی پر سات میزائیل پھینکے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ میزائیلوں کے حملوں سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

○ صدر مملکت نے پاک فوج کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت کو نشان امتیاز (ملٹری) کا اعزاز عطا کیا۔ یہ اعزاز ایوان صدر میں منعقدہ ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں دیا گیا۔ جنرل کرامت حال ہی میں پاک آرمی کے سربراہ مقرر ہوئے ہیں۔

○ افغانستان کے مسئلہ پر سفارتی سرگرمیوں میں مزید تیزی آ گئی۔ سابق افغان وزیر دفاع عبدالرشید دوستم نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری کے علاوہ امریکہ برطانیہ کینیڈا اور جاپان کے سفیروں سے بھی ملاقات کی۔ صدر لغاری سے تفصیلی ملاقات میں مسٹر دوستم نے واضح کیا کہ ربانی حکومت ختم کئے بغیر افغانستان میں امن بحال نہیں ہو سکتا۔ مسٹر دوستم نے گلبدین حکمت یار' مجددی اور دیگر افغان لیڈروں سے ملاقاتوں کی تفصیل سے آگاہ کیا اور افغانستان کی تازہ ترین صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ ان ملاقاتوں میں افغان امور میں روس اور بھارت کی مداخلت پر بھی غور کیا گیا۔ صدر لغاری نے مسٹر دوستم کو یقین دلایا کہ پاکستان اقوام متحدہ کی امن کوششوں کا حامی ہے۔ ان ملاقاتوں کے علاوہ وفاقی وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ خان بابر نے حکمت یار سے ملاقات کی۔ امید ہے کہ چند روز تک ایک وسیع اتحاد تشکیل پا جائے گا۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے اسلام آباد میں ہونے والی سفارتی ملاقاتوں کے جواب میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ افغان حکومت کے سرکاری وفد نے جلال آباد میں پروفیسر عبدالرسول سیاف سے ملاقات کی۔ مسٹر سیاف کو افغانستان میں مقابلۃً غیر جانبدار خیال کیا جاتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے جو امریکہ کے دورے پر ہیں کہا ہے کہ کراچی کے مسئلہ پر سہ فریقی کانفرنس بلائی جائے اس میں حکومت اپوزیشن اور ایم کیو ایم شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایم کیو ایم کو دیئے گئے مینڈیٹ کا احترام کرے۔ کراچی کا مسئلہ حل کرے۔ واشنگٹن میں مسٹر نواز شریف کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا' کہ حکومت مسائل حل کرنے کی بجائے اپوزیشن کے حامیوں سے انتقام لے رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ اپوزیشن نے آئندہ ماہ حکومت کے خلاف کوئی تحریک چلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ واشنگٹن میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فوری طور پر کسی تحریک کا کوئی منصوبہ نہیں تاہم اپوزیشن رائے عامہ کو ہموار کرنے کا کام جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ قائد حزب اختلاف کو واشنگٹن پہنچنے پر مکمل پروٹوکول دیا گیا۔ پاکستانی سفارت خانے سینئر حکام نے ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔ مسٹر نواز شریف کی طرف سے سہ فریقی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں حکومتی تعاون پر شکریے کا خط لکھا گیا ہے۔ وہ امریکہ میں نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل سے ملاقات کریں گے۔

○ صادق آباد سے کشمور جانے والی ویگن اور ٹرک میں تصادم کے نتیجے میں 20۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ 8۔ افراد شدید زخمی ہوئے خوفناک حادثہ کے بعد مسافروں کے جسم کے ٹکڑے دور دور تک بکھر گئے۔ جابجا خون پڑا دکھائی دے رہا ہے۔ تمام افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔

○ حکومت سے ناراض سیاستدانوں نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کی۔ سندھ کے لیڈر مخدوم خلیق الزمان اور ظفر اللہ جمالی کی صدر سے ملاقات میں صدر نے کہا کہ اختلافات مذاکرات کے ذریعے حل ہونے چاہئیں۔ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر ملک معراج خالد اور شہزاد صادق نے بھی صدر سے ملاقات کی۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر اجمل دہلوی سے حکومتی مذاکراتی ٹیم کے رکن زہیر اکرم ندیم نے طویل ملاقات کی۔ انہوں نے پیشکش کی کہ آئندہ مذاکرات شروع ہونے کی صورت میں مذاکرات پانچ سات نشستوں تک محدود کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ جلد فیصلہ کن صورت حال پیدا ہو سکے۔ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ پہلے ماحول کو سازگار بنایا جائے گرفتاریوں اور جعلی پولیس مقابلوں میں ہلاکتوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں حکومت ایم کیو ایم بات چیت دوبارہ شروع ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○ پاکستان افغانستان ٹریڈ ٹرانزٹ معاہدہ ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ معاہدے سے پاکستان کو سالانہ اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ افغان حکومت کو باضابطہ نوٹس دیا جائے گا وزارت تجارت سمری بنا کر کابینہ کی منظوری کے لئے پیش کرے گی۔ وفاقی حکومت نے افغانستان سے پاکستان سامان سمگل کرنے والوں کے خلاف کارروائی گورنر وزیر اعلیٰ اور ایک وفاقی وزیر کے دباؤ پر روک دی۔ ضبط شدہ سامان کے بارے میں امید ہے کہ 20 فیصد کسٹم ڈیوٹی لے کر چھوڑ دیا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی۔ نے کہا ہے کہ میں امن و امان کی صورت حال سے مطمئن نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپوزیشن کی دہشت گردی کے ثبوت ورلڈ کپ کے بعد دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی ادارے بحال نہیں ہوں گے۔

○ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے ورلڈ کپ کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے کردار کا دلچسپ انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر میں پاکستان اور بھارت میں جھڑپیں ہو رہی ہیں جبکہ ورلڈ کپ میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر تیاریاں اور انتظامات ہو رہے ہیں۔ کولمبو میں بم دھماکے' اور تامل باغی' کراچی میں سیاسی تشدد کے خطرات اور بال ٹھاکرے کی دھمکیوں نے ورلڈ کپ کے پرامن انعقاد کا مزا کرکرا کر دیا ہے۔

○ سونے کے بھاؤ گر گئے ہیں اور ڈالر کی قیمت میں بھی کمی ہو گئی ہے۔ کراچی میں مارکیٹ میں سونے کے دس گرام کی قیمت میں 188 روپے کمی فیصل آباد میں 150 روپے اور لاہور میں 116 روپے کمی ہوئی۔ اوپن مارکیٹ میں ڈالر کی قیمت میں 45 پیسے کمی ہو گئی۔

○ حکیم محمد سعید نے 27 رمضان المبارک کو یوم پاکستان تسلیم کرنے پر محترمہ وزیر اعظم پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے 27 رمضان 1416ھ کو پاکستان کی عمر 50 سال ہو جانے کی خوشی میں ہفتہ تشکر و امتنان منانے کا فیصلہ کر کے رائے عامہ پاکستان کا احترام کیا ہے۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر عید الفطر کے موقع پر 4 لاکھ کی تعداد میں خصوصی گفٹ پیک غرباء میں تقسیم کئے جائیں گے۔

○ بنگلہ دیش میں 15۔ فروری کو ہونے والے الیکشن کے خلاف ہنگامے پورے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ دو افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں ایک پولیس آفیسر بھی شامل ہے۔ کم از کم 90 مظاہرین زخمی ہوئے۔ مظاہرین نے ایک بینک کی عمارت پر دھماکہ خیز مواد پھینکا اور پتھراؤ کیا۔ پولیس نے ربڑ کی گولیاں چلائیں اور آنسو گیس کا استعمال کر کے مظاہرین کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔

○ پنجاب حکومت نے عید الفطر کے موقع پر 20 سے 22 فروری تک چھٹیوں کا اعلان کیا ہے۔

○ الجزائر میں بم دھماکہ سے 14۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ کئی عمارتیں تباہ ہو گئیں دھماکہ گنجان آباد علاقے براوید کے ٹاؤن ہال کے باہر ایک کار میں ہوا۔ کسی شخص نے دھماکہ کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ 30۔ افراد زخمی ہو گئے۔

سبزیوں کے بیج

○ موسم گرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں دستیاب ہیں احباب حاصل کر سکتے ہیں۔

(وکالت زراعت)

جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے
تشریف لائیں
آپکے دیرینہ خادم
نیو رشید ہاؤس بوٹ گولبازار ربوہ
نیز سیل بھی جاری ہے موقع سے فائدہ اٹھائیں

جدید سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534